جلد ۵۲/۱۷ | ۸ اتبوک ۱۳۴۲ ہش ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ ۱۸ ستمبر ۱۹۶۳ء | نمبر ۲۱۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۷ ستمبر بوقت ۸½ بجے صبح

حضور کو کل شام کو بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔ رات نیند آگئی۔ اِس وقت طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

اٰمین اللّٰھم اٰمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ابتلاؤں اور امتحانوں کا آنا ضروری ہے بغیر اس کے کشفِ حقائق نہیں ہوتا

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ اند ٭ زیرِ آں گنج کرم بنہادہ اند

"یہ ضروری ہے کہ ایک آدمی کی ایمانی کیفیتوں کے اظہار کے لئے اس پر ابتلا آویں اور وہ امتحان کی چکّی میں پیسا جاوے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے ؎

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ اند ٭ زیرِ آں گنج کرم بنہادہ اند

ابتلاؤں اور امتحانوں کا آنا ضروری ہے بغیر اس کے کشفِ حقائق نہیں ہوتا۔ یہودی قوم کے لئے یہ ابتلاء جو مسیحؑ کی آمد تھا بہت ہی بڑا تھا۔ اور جب کبھی خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی مامور آتا ہے ضرور ہے کہ وہ ابتلاؤں کو لیکر آوے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی توریت میں مثیل موسےٰ والی موجود ہے۔ لیکن کیا کہنے والے نہیں کہتے کہ کیوں اللہ تعالیٰ نے پورا نام لیکر نہ بتایا اور سارا پتہ نہ دے دیا کہ وہ عبداللہ کے گھر میں آمنہ کے پیٹ سے پیدا ہوگا اور اسمٰعیلی سلسلہ میں ہوگا' تیرے بھائیوں کا لفظ کیوں کہہ دیا؟ اصل بات یہ ہے کہ اگر ایسی ہی صراحت سے بتایا جاتا تو پھر ایمان ایمان نہ رہتا۔ دیکھو اگر ایک شخص پہلی رات کا چاند دیکھ کر بتا دے تو وہ تیز نظر کہلا سکتا ہے لیکن اگر کوئی چودھویں کا چاند دیکھ کر کہہ دے کہ میں نے بھی چاند دیکھ لیا ہے تو کیا لوگ اس پر ہنسیں گے نہیں؟ یہی حال خدا تعالیٰ کے نبیوں اور رسولوں کی شناخت کے وقت ہوتا ہے جو لوگ قرائنِ قویہ سے شناخت کر لیتے اور ایمان لے آتے ہیں۔ وہ اوّل المؤمنین ٹھہرتے ہیں۔ ان کے مدارج اور مراتب بڑے ہوتے ہیں لیکن جب ان کا صدق آفتاب کی طرح کھل جاتا ہے اور ان کی ترقی کا دریا بہہ نکلتا ہے تو پھر ماننے والے عوام الناس کہلاتے ہیں۔" (الحکم جلد ۷ نمبر ۱ تا ۷)

مجالس انصاراللہ ربوہ احمد نگر اور چنیوٹ کا تربیتی اجلاس

مجالس انصاراللہ ربوہ' احمد نگر اور چنیوٹ کا تربیتی اجلاس مورخہ ۱۹ ستمبر ۶۳ء بروز جمعرات بعد نماز عصر ۴½ بجے شام احاطہ دفتر مجالس انصاراللہ مرکزیہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اِس اہم اجلاس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ فرمائیں گے۔ نیز اس میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس قائد تعلیم، مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب قائد تربیت اور زعیم اعلیٰ ربوہ کی تقاریر ہونگی۔ زعماء صاحبان مجالس مذکورہ کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنی اپنی مجلس کے انصاراللہ کو اس اجلاس میں شریک ہونے کی تحریک کریں اور کوشش کریں کوئی ممبر اس سے غیر حاضر نہ ہو۔

(زعیم اعلیٰ انصاراللہ ربوہ)

ایک احمدی طالبہ کی شاندار کامیابی

خان صفدر علی خان صاحب ستارۂ خدمت سیکرٹری جنرل پاکستان ریڈ کراس کی صاحبزادی عزیزہ نصرت جہاں بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال ایم۔اے (میتھیمیٹکس) کے فائنل امتحان میں کراچی یونیورسٹی میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے نیز وہ یونیورسٹی بھر میں مسلمان طلباء اور طالبات میں اول آئی ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ موصوفہ کی یہ کامیابی خود ان کے لئے ان کے خاندان اور سلسلہ احمدیہ کے لئے مبارک کرے۔ اور اسے مزید دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ اٰمین اللّٰھم اٰمین

جامعہ نصرت ربوہ میں اولڈ سٹوڈنٹس ڈے

۲۰ ستمبر بروز جمعہ بوقت ۴ بجے شام جامعہ نصرت کا اولڈ سٹوڈنٹس ڈے منایا جا رہا ہے جامعہ نصرت سے تعلیم یافتہ تمام طالبات وقت مقررہ پر شرکت کیلئے تشریف لے آئیں۔ (پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا پہلا اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا پہلا اجتماع مورخہ ۲۵، ۲۶، ۲۷ ستمبر بروز بدھ، جمعرات، جمعہ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ احباب ربوہ کے علاوہ قریبی مجالس کے خدام سے بھی درخواست ہے کہ شمولیت فرما کر مستفید ہوں۔ مجلس ربوہ کے اطفال اور خدام کی حاضری لازمی ہے۔ (مہتمم مقامی)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

عیسائیت کا مقابلہ کرنا ہمارا سب سے مقدم فرض ہے

دعاؤں میں لگے رہو کہ اللہ تعالیٰ اسلام کی مضبوطی کے زیادہ سے زیادہ سامان پیدا کرے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳ر اکتوبر ۱۹۵۸ء بمقام نخلہ

تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے سورۃ الناس کی تلاوت فرمائی اور پھر فرمایا

تینوں قُل جو قرآن شریف کے آخر میں آئے ہیں۔ یہ درحقیقت

سورۃ فاتحہ کی تشریح

کے طور پر ہیں۔ یوں تو سارا قرآن ہی سورۃ فاتحہ کی تفسیر ہے لیکن خصوصیت سے وہ تینوں قُل جو قرآن کریم کے آخر میں آئے ہیں ان میں آخری زمانہ میں پیدا ہونے والے مفاسد اور خرابیوں کی خبر دی گئی ہے۔ چنانچہ انہی سورتوں میں سے ایک یہ سورۃ الناس بھی ہے جس کی میں نے ابھی تلاوت کی ہے اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں کئی قسم کے فتنے پیدا ہوں گے

ایک فتنہ

تو اللہ تعالیٰ کے رب العالمین ہونے کے مقابلہ میں اٹھے گا یعنی لوگ روپے دے دیکر ایمان خریدنا شروع کر دیں گے۔ چنانچہ دیکھ لو عیسائیوں نے ہمارے ملک میں لوگوں کو روپے دے دیکر ہی ادنیٰ اقوام کو خریدنا شروع کیا تھا۔ انہوں نے ان کے بچوں کو تعلیم دلائی ان کی عورتوں کو نرسنگ سکھائی اور اس طرح انہیں عیسائی بنا لیا۔

دوسرا فتنہ

الٰہ الناس کے مقابلہ میں پیدا ہوگا اور پادری وغیرہ جو خرابیاں پیدا کریں گے اور دلوں میں شبہات ڈالیں گے۔ اس میں بعض مسلمان انکی مدد کریں گے چنانچہ عیسائیوں نے اگر حضرت مسیحؑ کو خدا قرار دیا تھا تو مسلمانوں نے بھی اسے آسمان پر چڑھا دیا اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ وہ فوت نہیں ہوئے۔

تیسرا فتنہ

جس کی اس سورۃ میں خبر دی گئی تھی وہ فلسفیوں کا فتنہ تھا اور بتایا گیا تھا کہ وہ آپ تو پیچھے ہٹ کر رہیں گے مگر کالجوں میں تعلیم حاصل کرنیوالے لڑکوں کے لئے وہ ایسی کتابیں لکھیں گے جو انکے دلوں میں زہریلے خیالات پیدا کر دیں گی۔ ان کے لئے تو عیسائیت بھی باطل مذہب ہوگا۔ اور اسلام بھی۔ مگر وہ درپردہ اسلام پر اعتراض کریں گے اور کتابیں لکھ لکھ کر سکولوں اور کالجوں کے لڑکوں کو خراب کرنے کی کوشش کریں گے۔

غلام حسین ہدایت اللہ

جو سندھ کے گورنر تھے انہوں نے ایک دفعہ بیان کیا کہ میرے سامنے ایک دفعہ حضرت مرزا صاحب کا ذکر ہوا تو کسی نے آپ پر اعتراض کر دیا میں نے اسے کہا کہ میاں تم جوان ہو اور پرانے حالات کا تمہیں علم نہیں۔ میری اپنی یہ حالت تھی کہ میں عیسائی ہونے لگا تھا کہ اچانک میں نے مرزا صاحب کی کتابیں پڑھیں اور میں عیسائی ہونے سے بچ گیا۔ غرض عیسائیوں نے کالج بنا بنا کر نوجوانوں کو عیسائیت کی طرف مائل کیا۔ پس

ہمارا سب سے مقدم فرض

یہ ہے کہ ہم عیسائیت کا مقابلہ کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے عیسائیت کا مقابلہ کرنے کے لئے مبعوث کیا ہے جو مذہبی عقائد اور مذہبی خیالات میں ابتری اور فساد پیدا کرنے کا موجب بنتی ہے۔ اور اسی فتنہ کا وہ حصہ جو سیاسی حالات اور سیاسی امن کو برباد کرنے کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اس کو بھڑکانے والوں کا نام یاجوج ماجوج رکھا گیا ہے جو برطانیہ۔ امریکہ اور روس ہیں

حدیثوں میں آتا ہے

کہ دجّال آسمان سے پانی برسائے گا جس کے معنے تھے کہ وہ لوگوں کو رزق دے گا چنانچہ اب بھی جو لوگ عیسائی ہو جائیں ان کو مالی امداد دی جاتی ہے اور انکا کھانے پینے کا معیار نسبتاً بلند ہو جاتا ہے ان لوگوں میں ایک باطل مذہب کا پیرو ہونے کے باوجود قربانی پائی جاتی ہے ۱۹۱۱ء میں میں ڈلہوزی گیا تو وہاں ان دنوں

عیسائیوں کا مشہور پادری ہنگسن

آیا ہوا تھا۔ یہ وہی ہنگسن تھا جس کے ذریعہ سیالکوٹ میں عیسائیت مضبوط ہوئی اور سینکڑوں ادنیٰ اقوام کے لوگ عیسائی بن گئے۔ یہ شخص اسلام کے خلاف روزانہ بازار میں ٹریکٹ تقسیم کیا کرتا تھا۔ جب متواتر اسلام کے خلاف ٹریکٹ تقسیم ہونے لگے تو مسلمانوں میں ایک شور مچ گیا اور انہوں نے چاہا کہ اس پادری کے ساتھ کسی

مسلمان عالم کی بحث

کروائی جائے۔ ان دنوں بیلون چھاؤنی میں ایک بڑے جوشیلے مولوی صاحب رہتے تھے۔ ان کو پتہ تھا کہ میں آیا ہوا ہوں۔ جب لوگ ان کے پاس پہنچے کہ آپ چل کر پادری صاحب کا مقابلہ کریں تو وہ کہنے لگے مرزائیوں کو عیسائیوں کا مقابلہ کرنا خوب آتا ہے اس لئے اگر کسی کو لے جانا ہی ہے تو مرزا صاحب کا بیٹا یہاں آیا ہوا ہے اسے اپنے ساتھ لے جاؤ۔ چنانچہ ان کا

ایک وفد میرے پاس آیا

اور میں ان کے ساتھ چل پڑا۔ پہلے ادھر اُدھر کی باتیں ہوتی رہیں اور وہ کہنے لگے مجھے سیالکوٹ سے یہاں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ مجھے خیال آیا کہ ڈلہوزی میں لوگ عموماً موسم گرما گزارنے کے لئے آیا کرتے ہیں اس سال وہاں چلیں اور لوگوں کو تبلیغ کریں۔ یہاں پادریوں کے ٹھہرنے کے لئے دو کوٹھیاں بنی ہوئی ہیں۔

چنانچہ میں نے یہاں آکر تبلیغ شروع کر دی ہے اس کے بعد وہ کہنے لگے۔ آپ کا کیا مذہب ہے۔ میں نے کہا میں تو ایک محقق ہوں۔ کہنے لگے آخر مسلمان ہیں یا کسی اور مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں نے کہا آپ صرف مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے لئے آئے ہیں یا سب کو کہنے لگے سب کو۔ میں نے کہا تو پھر میرا کوئی بھی مذہب ہو آپ کو اس سے کیا۔ آپ مجھے تبلیغ کیجئے اور اپنا ہمنوا بنا لیجئے۔ کہنے لگے عیسائیت کی

تثلیث پر بنیاد ہے

اور ہم تین اقنوم تسلیم کرتے ہیں۔ خدا باپ خدا بیٹا اور خدا روح القدس۔ میں نے کہا کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ یہ دنیا جو پیدا ہوئی ہے خدا باپ نے پیدا کی ہے یا خدا بیٹے نے پیدا کی ہے یا خدا روح القدس نے پیدا کی ہے کہنے لگا تینوں نے الگ الگ پیدا کی ہے میں نے کہا کیا تینوں الگ الگ بھی پیدا کر سکتے تھے۔ کہنے لگا ہاں اس وقت ان کے میز پر ایک پنسل پڑی تھی۔ میں نے کہا اگر اس وقت آپ کو پنسل اٹھانے کی ضرورت ہو اور آپ آوازیں دینی شروع کر دیں کہ بیرے ادھر آؤ۔ باورچی ادھر آؤ۔ نوکر ادھر آؤ اور جب وہ آجائیں تو آپ کہیں کہ سب مل کر یہ پنسل اٹھا دو تو وہ آپ کے متعلق کیا خیال کریں گے کہنے لگا یہی کہ میں پاگل ہو گیا ہوں میں نے کہا جب خدا باپ بھی زمین و آسمان پیدا کر سکتا ہے اور خدا بیٹا بھی پیدا کر سکتا ہے اور خدا روح القدس بھی پیدا کر سکتا ہے مگر باوجود اس کے کہ وہ تینوں الگ الگ پیدا کرنے کی طاقت رکھتے ہیں پھر بھی ان تینوں نے مل کر یہ دنیا بنائی تو بتائیے یہ تینوں خدا پاگل ہوئے یا نہیں اور آیا پاگل بھی خدا ہو سکتا ہے کہنے لگے

اصل بات یہ ہے کہ تثلیث کا مسئلہ

کفارہ پر مبنی ہے

جب تک کفارہ کا مسئلہ سمجھ میں نہ آئے۔ تثلیث کا مسئلہ نہیں سمجھا جا سکتا۔ چنانچہ دوسرے دن کفارہ پر بحث ہوئی۔ میں نے کہا آپ یہ بتائیں کہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت داؤدؑ وغیرہ کیوں کفارہ نہیں ہوئے۔ صرف مسیح کیوں کفارہ ہوئے۔ کہنے لگے اس لئے کہ وہ گنہگار تھے۔ میں نے کہا کیوں؟ کہنے لگے۔

آدم کا گناہ

ورثہ میں ملا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ بھی گنہگار ہو گئے۔ میں نے کہا شیطان ورغلانے کے لئے حواؑ کے پاس گیا تھا۔ یا آدمؑ کے پاس۔ کہنے لگے حواؑ کے پاس۔ میں نے کہا حواؑ کے پاس کیوں گیا تھا کہنے لگے اس لئے کہ حواؑ اسے کمزور نظر آئی اور اس نے سمجھا کہ وہ جلد میری بات مان لے گی۔ میں نے کہا تو پھر اس سے معلوم ہوا کہ حواؑ کی بیٹیاں زیادہ کمزور ہیں۔ اور آدم طاقتور تھا۔ پھر میں نے کہا۔ اب آپ یہ بتائیے کہ اگر گرم اور سرد پانی ملایا جائے تو کیا نتیجہ نکلے گا۔ کہنے لگے کہ گرم پانی کی گرمی کم ہو جائے گی۔ اور سرد پانی کی سردی کم ہو جائے گی۔ اور پانی آپس میں سمویا جائے گا۔ میں نے کہا۔

اس مثال سے واضح ہوتا ہے

کہ حواؑ اور آدم دونوں سے جو نسل چلی۔ وہ تو سموئی گئی۔ اس میں کچھ حواؑ کی کمزوری آئی اور کچھ آدم کی طاقت آئی۔ مگر آپ کے مسیح تو صرف ایک عورت کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔ پس مسیح جو حواؑ سے پیدا ہوا۔ وہ دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ گنہگار تھا پھر جو دوسروں سے زیادہ گنہگار تھا۔

وہ کفارہ کس طرح ہوگا

کہنے لگے وہ تو خدا کا بیٹا تھا۔ میں نے کہا آپ کے پاس اس کے بیٹا ہونے کا کوئی ثبوت نہیں۔ آپ کی کتابوں میں تو لکھا ہے کہ جتنے نیکو کار ہیں سب خدا کے بیٹے ہیں۔ پھر آپ اوروں کو بھی خدا تعالیٰ کا بیٹا کیوں مانتے غرض نہایت لاجواب اور شرمندہ ہوا۔

آج کل پاکستان میں پھر عیسائیت نے سر اٹھانا شروع کیا ہے۔ چنانچہ مری میں بھی وہ اشتہار وغیرہ بانٹتے رہے ہیں اور لاہور میں بھی ان کی سرگرمیاں جاری ہیں۔ اس لئے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ عیسائیت کا مقابلہ کریں اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں بھی کرتے رہیں کہ وہ اسلام کو غلبہ دے اور اس کی مضبوطی کے زیادہ سے زیادہ سامان پیدا کرے۔

پیارے عمو صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
میرد کسے کہ نیست مرامش مرام شال
(حضرت اقدس)

مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ایم۔ اے ابن محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب

۲

چہارم۔ آپ کا علمی مقام۔ ایک عالم اور خاص طور پر روحانی عالم کے لئے جن جن خصوصیات کا پایا جانا ضروری ہے وہ آپ میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔ یعنی

(۱) علوم دینیہ پر عبور (Mastery on the Subject) آپ کو علوم دینیہ پر عبور تھا۔ قرآن پر ایک عمیق اور گہری نظر تھی، احادیث سے پوری واقفیت تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیئے ہوئے علوم سے پوری طرح بہرہ ور تھے اور اس کے ساتھ ساتھ متعلقہ دنیوی علوم مثلاً تاریخ سائنس وغیرہ سے بھی پوری واقفیت رکھتے تھے۔

(۲) منطقی تجزیہ (Analytical mind) کی قوت بھی کمال طور پر پائی جاتی تھی ہر بات پر سکینت اور اطمینان کے ساتھ ہر پہلو سے۔ ہر قسم کے تعصب سے ہٹ کر نظر غائر ڈالنے اور اس امر کے تجزیہ کے نتیجہ میں صحیح بات تک پہنچنے میں آپ کو خاص ملکہ حاصل تھا

(۳) جدت طبع اور نکتہ آفرینی (originality) نئی نئی باتوں کا نکالنا اور پرانی باتوں کو ایک انوکھے انداز اور رنگ میں پیش کرنا آپ کا خاصہ تھا۔

(۴) زبان پر قدرت (Mastery on language) انتہائی عمدہ مسحور کن طرز بیان تھا۔ جس میں شیرینی بھی تھی اور سلاست بھی۔ روانی بھی تھی اور متانت بھی۔ جس میں خوبصورتی بھی تھی اور جذب بھی تھا۔ اور موقعہ پر مزاح بھی لیکن شائستگی کے ساتھ مومنانہ جوش کا مظاہرہ بھی تھا۔ مشکل سے مشکل بات بھی لکھی اور آسان سے آسان بات بھی۔ عمدہ اور لطیف باتیں بھی لکھیں۔ انوکھے اور نئے مضامین پر بھی قلم اٹھایا۔ جماعت کی ذمہ واریوں کے متعلق بھی لکھا۔ بزرگانہ شفقت کے ساتھ ناصحانہ باتیں کیں۔ تاریخ پر بھی لکھا اور سوانح پر بھی۔ قرآن پر بھی لکھا اور احادیث پر بھی بہت کچھ لکھا۔ لیکن کچھ اس انوکھے انداز میں کہ ہر ہر فقرہ پڑھنے والے کے دل میں اتر گیا۔ اور جسم اور روح میں تحلیل ہو کر ان پر ایک دائمی اثر چھوڑ گیا۔

(۵) خدمت دین کا جذبہ اور جماعت میں مقام: اپنی تمام زندگی خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دی۔ اٹھتے بیٹھتے سوتے اور جاگتے دل میں بس یہی اک خیال بسا تھا۔ ذہن میں یہی ایک دھن تھی۔ آخر وقت تک کام کیا۔ بیماری کی حالت میں بھی کام کیا اور صحت کی حالت میں بھی۔ اطمینان کی حالت میں بھی اور پریشانی کی حالت میں بھی۔ خوشی کی حالت میں بھی اور غمی کی حالت میں بھی۔ غرض زندگی کا ہر لمحہ خدمت دین میں گذارا اور اس جذبہ کے ساتھ کہ خدمت دین ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس پر مومن صحیح طور پر فخر کر سکتا ہے۔

پچھلے سال عید کے موقعہ پر کچھ بیمار تھے کمزور بھی تھے عید کے بعد لوگوں نے مصافحہ شروع کر دیا اور آپ کو مسجد میں کچھ عرصہ رکنا پڑا۔ بڑی کوفت ہوئی۔ میں نے عرض کیا کہ اس بیماری کی حالت میں خواہ مخواہ کوفت کیوں اٹھائی فرمانے لگے کہ "مجھے ہمیشہ یہ احساس رہتا ہے کہ یہ لوگ جو ہماری عزت کرتے ہیں مصافحہ کرتے ہیں اور ملنا چاہتے ہیں۔ یہ سب کچھ اسی لئے کرتے ہیں کہ ہم مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ یہ حضرت اقدس کی نمائندگی کی ذمہ واری ہے۔ اور میں اس بات سے بہت ڈرتا ہوں کہ کہیں اس میں کوتاہی نہ ہو جائے۔ اس لئے تکلیف اٹھا کر بھی ایسا کرتا ہوں"۔ آپ کی خدمت دین میں خلوص تھا وفا تھی ذمہ واری کا احساس تھا۔ تقوےٰ تھا۔ عجز و انکسار تھا اور اس کے ساتھ فراست تھی۔ ذہانت تھی۔ تدبر امور رائے کی پختگی اور اصابت تھی۔ نظام سلسلہ کے لئے مسیح موعود کے نام کے لئے اور اسلام کے لئے احترام اور غیرت تھی۔ خلافت حقہ اسلامیہ کے لئے کمال درجہ کی وفاداری اور اطاعت کا جذبہ تھا۔ جو بہتوں کے لئے ایک عدیم المثال نمونہ تھا۔ جماعت پر بڑے بڑے ابتلاء اور مصائب آئے اور بڑے بڑے فتنے اندر سے بھی اور باہر سے بھی اٹھے لیکن ہمیشہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا دست راست بنتے ہوئے پوری ثابت قدمی اور مومنانہ جوش اور غیرت کے ساتھ ان سب کا مقابلہ کیا۔ اور بہت سے ڈوبتے تنکوں کو سہارا دیا۔ نیز بہت سے تھے کہ جن کا ایمان متزلزل ہوا لیکن ان کو خدا تعالےٰ کے فضل سے بچا لیا۔

(۶) لوگوں سے ذاتی تعلق: آپ کی طبیعت کا ایک نمایاں پہلو جماعت کے احباب سے تعلق تھا۔ آپ کی طبیعت میں جمالی رنگ غالب تھا۔ آپ شفقت محبت۔ حسن سلوک اور ہمدردی کے مجسمہ تھے۔ ہر احمدی آپ کے قرب میں ایک عجیب قسم کا اطمینان اور سکون پاتا تھا۔ آپ شمع محفل تھے کہ جس کی طرف ہر ایک دیوانہ وار پروانوں کی طرح دوڑتا چلا آتا تھا۔ کسی کو کوئی تکلیف پہونچی ہو کسی کو کوئی صدمہ پہنچا ہو۔ کسی کو کوئی شکایت ہو۔ کسی کو کوئی دکھ پہنچا ہو۔ کسی کو کوئی نجی یا جماعتی امور پر مشورہ لینا ہو۔ کسی کو کوئی علمی مسئلہ سمجھنا ہو کوئی چھوٹا ہو یا بڑا۔ غریب ہو یا امیر جوان ہو یا بوڑھا۔ مرد ہو یا عورت۔ ہر ایک آپ کے پاس چلا آتا۔ ہر ایک بلا تکلف آپ سے بات کر دیتا۔ ہر ایک کی بات انتہائی اطمینان سے سنتے۔ ہمدردی کرتے نصیحت فرماتے ہر ممکن مدد کرتے۔ مشورہ دیتے اور شفقت محبت کے ساتھ غلطیوں پر آگاہ کرتے کسی کی تکلیف پر آنکھیں پرنم ہو جاتیں۔ اور دل بے چین ہو کر دعا میں مصروف ہو جاتا

صبح و شام سلسلہ کی خدمت کی اور جو وقت ملا وہ لوگوں کی ہمدردی اور غمخواری میں گذار دیا۔ اور زبان حال سے یہی کہتے رہے

دل و جانم چناں مستغرق اندر فکر او شان است
کہ نے از دل خبر دارم نہ از جان خود آگاہم
بدیں شادم کہ غم از بہر مخلوق خدا دارم
ازیں در لذتم کز درد مے خیزد ز دل آہم
مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است
ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم
(حضرت اقدس)

آہ وہ مجلس۔ وہ شب و روز اب کہاں! وہ دلآویز مسکراہٹ۔ وہ قلب و جگر میں اترجانے والی نگاہ جو ہمدردی اور محبت اور شفقت اور حسن سلوک اور درد اور غم کے سمندروں کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے تھی اب کسے نصیب!

عجب ذوق سے داشتن آں روز چند
کہ بودیم در خدمت ارجمند
کجا شد دریغ آں زمان وصال
کجا شد چنا خرم آں ماہ و سال
(حضرت اقدس)

بہرحال ہم اللہ تعالےٰ کی رضا پر راضی ہیں۔ جہاں آج آپ کی جدائی کا احساس ہمارے لئے تکلیف دہ اور صبر آزما ہے وہاں ایک خیال ہمارے لئے اطمینان اور ڈھارس کا باعث بھی بنتا ہے ـــــ یہ خیال کہ آپ سے بھی قیمتی وجود یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز و دام اللہ بقاءہٗ کا وجود ہم میں موجود ہے۔ سوائے اندھے اور روحانیت سے بے بہرہ انسان کے اِس بات میں کس کو شک ہوسکتا ہے کہ موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کے وجود سے زیادہ قیمتی وجود اور کوئی نہیں جس طور سے آسمان سے آپ کی تعریف ہوئی ویسی تعریف مسیح موعود کے بعد اِس زمانہ میں کسی کی نہیں ہوئی۔ الہام الٰہی نے آپ کا آنا خدا کا آنا قرار دیا ہے اور آپ کو مثیل مسیح ٹھہرایا ہے۔ پس ہمیں چاہیئے کہ آپ کی قدر کریں۔ قدر کریں۔ قدر کریں مبادا کہ پھر تمام عمر پچھتانا پڑے۔ کیونکہ جو وقت آج ہمیں نصیب ہے کل ہماری نسلوں کو نصیب نہیں ہوگا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم اپنے فرائض میں کوتاہی کریں! کہیں ایسا نہ ہو کہ اِس سبب سے ہم آئندہ آنیوالی نسلوں کی نظر میں ہمیشہ کے لئے گر جائیں!! کہیں وہ نسلیں ہم سے زیادہ خلوص، اطاعت اور قدردانی کا جذبہ رکھنے والی نہ ہوں!!! ہماری تمام تر سعادت اسی بات میں مضمر ہے اور ہماری ترقی اور نجات کا راز سراسر یہی ہے کہ ہم حضور ایدہ اللہ تعالےٰ دام اللہ بقاءہٗ کے ساتھ پوری اطاعت پوری وفاداری اور پورے خلوص کے ساتھ وابستہ رہیں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات پر صرف زبانی اظہار افسوس کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ حقیقی افسوس اور حقیقی تعزیت یہی ہے کہ ہم ان کے اخلاق بھی اپنے اندر پیدا کریں۔ اگر ہم واقعی آپ کے لئے عقیدت رکھتے ہیں تو ضروری ہے کہ ہم بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے لئے اسی بے لوث اطاعت اور خلوص کا مظاہرہ کریں جو حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ تھا۔ اور حضور کی اتباع میں حضور کے مددگار بنتے ہوئے اسی بے نفسی۔ اسی خلوص اور اسی جذبہ کے ساتھ دین کی خدمت میں لگ جائیں جس بے نفسی خلوص اور جذبہ کے ساتھ آپ نے اپنی زندگی دین کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ بے شک جانے والا چلا گیا۔ لیکن ہمارے لئے ایک بہت بڑا فرض اور ذمہ داری چھوڑ گیا ـــــ اس کے جذبہ اس کے کام کو زندہ رکھنے کا فرض۔ پس کیا ہمارے لئے ضروری نہیں کہ اس کی اس نصیحت کو ہمیشہ مد نظر رکھیں۔

"پس مَیں جماعت کے نوجوانوں کو بڑے دردِ دل کے ساتھ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ مرنے والوں کی جگہ لینے کے لئے تیاری کریں۔ اور اپنے دل میں ایسا عشق اور خدمت دین کا ایسا ولولہ پیدا کریں کہ نہ صرف جماعت میں کوئی خلا پیدا نہ ہو بلکہ ہمارے آقا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں کے طفیل جماعت کی آخرت اس کی اولیٰ سے بھی بہتر ہو......

یاد رکھو کہ ایسی زندگی چنداں شاندار نہیں سمجھی جاسکتی کہ انسان ایک بلبلہ کی طرح اٹھے اور پھر بیٹھ جائے اور ساٹھ ستّر سال کی عمر میں اس کی فعّال زندگی کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے بلکہ اصل شان اس میں ہے کہ انسان کی جسمانی موت کے بعد بھی اس کے آثار اس کی اولاد اور اس کے شاگردوں اور اس کے دوست اور اس کے عزیزوں اور اس کے علمی اور عملی کارناموں کے ذریعہ روشن جواہرات کی طرح جگمگاتے رہیں

وذخیرہ املأ۔ پس :۔
بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا"

قرآن نے کیا خوب فرمایا ہے
والباقیات الصّٰلحٰت
خیرٌ عند ربك ثوابًا

چندہ جلسہ سالانہ

اللہ تبارک وتعالےٰ کے فضل سے ہمارا جلسہ سالانہ اب بہت قریب آگیا ہے لہٰذا اب چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف خاص توجہ درکار ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی مہمان نوازی کے لئے ضروری اشیاء خریدی جا رہی ہیں اور دوسرے انتظامات بھی کئے جا رہے ہیں۔ چونکہ جلسہ سالانہ کے ہر قسم کے اخراجات چندہ جلسہ سالانہ کی مد سے ہی پورے کئے جاتے ہیں اس لئے تمام مقامی جماعتوں سے التماس ہے کہ اب اس چندہ کی وصولی میں کسی قسم کی مزید دیر روا نہ رکھی جاوے اور پوری توجہ اور محنت سے تمام احباب سے اسی چندہ کی وصولی کا مطالبہ جاری رکھا جاوے تا جلسہ سالانہ کے انعقاد سے پہلے پہلے ہر جماعت کا اس چندہ کا بجٹ پورا ہو جاوے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

گوشوارہ وصولی چندہ تحریک جدید سال $\frac{29}{19}$ لغائت ۳۱ اگست ۶۳ء

نمبر شمار	نام اضلاع یا ڈویژن	کل وعدہ جات	وصولی فیصدی
۱	جھنگ	۶۴,۱۶۶	۵۲٪
۲	جہلم	۴,۳۶۱	۸۱٪
۳	ڈیرہ غازیخاں	۱,۲۴۳	۳۲٪
۴	راولپنڈی	۱۹,۰۲۶	۵۳٪
۵	سرگودہا	۱۹,۶۶۳	۷۵٪
۶	سیالکوٹ	۲۴,۳۳۳	۵۸٪
۷	شیخوپورہ	۱۵,۱۲۱	۵۳٪
۸	کیمبلپور	۴,۹۰۱	۳۷٪
۹	گوجرانوالہ	۱۱,۶۲۵	۵۵٪
۱۰	گجرات	۱۲,۶۵۵	۶۵٪
۱۱	لاہور	۳۸,۱۴۸	۶۱٪
۱۲	لائلپور	۱۹,۹۴۰	۵۴٪
۱۳	منٹگمری	۱۱,۹۳۹	۵۴٪
۱۴	ملتان	۱۳,۷۵۳	۳۸٪
۱۵	مظفرگڑھ	۱,۶۰۸	۳۵٪
۱۶	میانوالی	۱,۰۵۵	۷۴٪
۱۷	بہاولپور	۹۰۳	۴۸٪
۱۸	بہاولنگر	۲,۶۳۲	۷۶٪
۱۹	رحیم یارخاں	۳,۰۲۳	۶۸٪
۲۰	آزاد کشمیر	۱,۰۲۶	۸۰٪
۲۱	بنوں	۴۷۱	۸۰٪
۲۲	پشاور	۸۴۱	۷۵٪
۲۳	ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۱۶۰	۳۸٪
۲۴	کوہاٹ	۱,۰۰۰	۱۳٪
۲۵	مردان	۱,۳۱۶	۷۸٪
۲۶	ہزارہ	۲,۵۸۱	۴۷٪
۲۷	چترال	۶۷۳	پشاور میں وصول شدہ
۲۸	خیرپور ڈویژن	۱۲,۴۵۳	۴۸٪
۲۹	حیدرآباد ڈویژن	۲,۳۴۹	۶۷٪
۳۰	کوئٹہ ڈسٹرکٹ بلوچستان	۹۸۷۴	۶۶٪
۳۱	کراچی	۷۰,۲۴۰	۵۴٪
۳۲	مشرقی پاکستان	۲,۳۰۳	۳۶٪
	کل میزان	۴,۱۸,۰۴۰	۵۵٪

ہمارا سال ۳۱۔ اکتوبر ۶۳ء کو ختم ہو رہا ہے اور وصولی کی یہ پوزیشن مخلصین کی خاص توجہ کی محتاج ہے۔
(شبیر احمد وکیل المال اوّل)

ایمان کا فائدہ

ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۳۶ء کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ "مَیں اخبار کے فائدہ کے لئے نہیں بلکہ آپ لوگوں کے ایمانوں اور آپ کے ہمسایوں کے ایمانوں کے فائدہ کے لئے کہہ رہا ہوں کہ آپ لوگ اخبار خریدیں"۔

بھائیو ہمارا پیارا امام (ایدہ اللہ تعالیٰ) جس بات کو فائدہ مند بیان کر رہا ہے یقیناً یقیناً ہمارے ایمانوں۔ ہماری نسلوں کے ایمانوں اور ہمارے ہمسایوں کے ایمانوں کے لئے فائدہ مند ہے۔

پس آج ہی الفضل کو جاری کروا کر فائدہ اٹھایئے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

ہمارے مشفق و مہربان — حضرت میاں صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(از نعیم الرحمٰن صاحب درد ابن حضرت مولینا عبد الرحیم صاحب درد ایم ۔ اے)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات جماعت کے لئے ایک سانحۂ عظیم کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ کی وفات سے جو خلا اس وقت جماعت میں پیدا ہو گیا ہے اس کی تلافی مستقبل قریب میں بظاہر ممکن نظر نہیں آتی۔ آپ کو فوت ہوئے ایک ہفتہ سے زیادہ عرصہ گزرنے کو ہے لیکن ابھی تک دل یہ باور کرنے کو تیار نہیں کہ واقعی آپ وفات پا چکے ہیں اور وہ نورانی چہرہ جس کی ایک جھلک سے ہزاروں بے چین دل تسکین پاتے تھے، ہمیشہ ہمیش کے لئے ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو گیا ہے۔

حضرت میاں صاحب رضی سے مجھے چھ سات سال سے قربت کا شرف حاصل تھا اگرچہ ہمارے خاندان کے آپ کے ساتھ دیرینہ تعلقات تھے۔ ابا جان مرحوم رضی کی وفات کے بعد میں آپ کے پاس قریباً روزانہ ملنے کے لئے جایا کرتا تھا۔ جس کمال درجہ شفقت اور محبت سے آپ مجھ سے ملا کرتے تھے وہ بیان سے باہر ہے۔ ابا جان مرحوم کی زندگی کے بعد میں حضرت میاں صاحب رضی کو اپنے باپ کی جگہ سمجھا کرتا تھا اور انہیں احساسات و جذبات کو لے کر میں آپ رضی کو ملنے کے لئے جایا کرتا تھا۔ آپ نے بھی میرے ساتھ وہی سلوک روا رکھتے جو ایک باپ اپنے بیٹے سے کیا کرتا ہے۔ میری طبیعت جب بھی اداس ہوتی میں حضرت میاں صاحب کے پاس چلا جایا کرتا تھا۔ حضرت میاں صاحب رضی گھر کے ایک ایک فرد کے بارہ میں تفصیلاً حالات دریافت فرماتے اور اس طرح غیریت کا احساس نہ ہونے دیتے۔

حضرت میاں صاحب رضی نے جس رنگ میں میری تربیت اور راہنمائی فرمائی وہ اپنی مثال آپ ہے۔ بات خواہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہوتی میں ہمیشہ آپ رضی سے مشورہ کر لیا کرتا تھا۔ آپ رضی سے مشورہ لینے کے بعد ایک خاص قسم کا اطمینانِ قلب حاصل ہو جایا کرتا تھا اور یہ یقین ہو جاتا تھا کہ اب اس کام میں اللہ تعالیٰ ضرور برکت ڈالے گا ایسے محبت بھرے انداز میں نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ ہر بات دل میں گھر کر جایا کرتی تھی — میٹرک کا امتحان پاس کر لینے کے بعد میری اور بعض اور لوگوں کی یہ خواہش تھی کہ آگے تعلیم گورنمنٹ کالج لاہور میں جاری رکھوں۔ والدہ صاحبہ محترمہ کے کہنے پر میں اس معاملہ میں حضرت میاں صاحب رضی کے پاس مشورہ حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوا۔ آپ رضی میری ساری باتیں بڑی توجہ اور بڑے غور سے سنتے رہے۔ مجھے یوں محسوس ہوتا تھا جیسے میاں صاحب میری ان تمام باتوں سے متفق ہیں، جب میں سب کچھ کہہ چکا تو تھوڑے سے وقفہ کے بعد اپنے مخصوص انداز میں فرمانے لگے:۔

"میری رائے یہی ہے کہ تم ربوہ
میں ہی پڑھو، ابھی تمہارا ذہن
پختہ نہیں جتنی تعلیم یہاں حاصل
کر سکتے ہو، یہیں حاصل کرو۔"

چنانچہ میں نے آپ رضی کے کہنے کے مطابق داخلہ ربوہ میں ہی لے لیا۔ اگرچہ اپنی ناسمجھی کی وجہ سے شروع شروع میں مجھے افسوس بھی ہوا کہ خواہ مخواہ حضرت میاں صاحب رضی سے اس کے متعلق بات کی لیکن بعد میں مجھے خود اس کا شدت سے احساس ہوا کہ حضرت میاں صاحب رضی ہی صحیح فرماتے تھے، آپ رضی کی دوررس نگاہیں یہ جان گئی تھیں کہ لاہور کی گندی فضا ضرور اثر انداز ہو گی اور میں تعلیم صحیح معنوں میں جاری نہ رکھ سکوں گا۔

میں اپنے سالانہ امتحانات سے قبل ضرور حضرت میاں صاحب رضی سے دعا کی غرض سے ملنے کے لئے جایا کرتا تھا — کتنی تسلی ہو جاتی تھی جب حضرت میاں صاحب رضی یہ فرمایا کرتے تھے کہ:۔

"اللہ تعالیٰ ضرور اپنا فضل نازل
فرمائے گا۔ میں دعا کرتا ہوں۔"

آپ ہمیشہ یہ نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ "پرچہ شروع کرنے سے پہلے دعا ضرور کر لینی چاہیئے" ایک اور بات جس پر آں محترم رضی زور دیا کرتے تھے یہ تھی کہ مقررہ وقت سے قبل کبھی کمرۂ امتحان سے نہیں اٹھنا چاہیئے اور پرچے کو بار بار دہرانا چاہیئے" — آپ کی شدید خواہش ہوتی تھی کہ احمدی طالب علم اعلیٰ سے اعلیٰ پوزیشن حاصل کریں اور نمایاں اعزاز کے ساتھ امتحانات میں کامیاب ہوں۔ محض پاس ہونا آپ کی نظروں میں کوئی وقعت نہ رکھتا تھا۔ میں ایک دفعہ آپ رضی کے پاس ملاقات کی غرض سے حاضر ہوا۔ ہمارے سالانہ امتحانات قریب آ رہے تھے میں نے حضرت میاں صاحب رضی سے عرض کی آپ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ اس پر آپ رضی فرمانے لگے:۔

"میں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اپنا فضل اور رحم نازل فرمائے" اس کے بعد میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر فرمانے لگے:۔

"اول آنے کی کوشش کرو۔ مقابلہ میں معمولی معمولی باتوں کا بہت فرق پڑ جایا کرتا ہے آپ نے سنا ہو گا بعض اوقات گھوڑ دوڑ میں ایک گھوڑا محض اپنی گردن لمبی ہونے کی وجہ سے دوسرے گھوڑے پر سبقت لے جایا کرتا ہے اس لئے چھوٹی چھوٹی باتوں کو بھی نظر انداز نہ کرنا چاہیئے"

آپ ایسے دلکش اور لطیف پیرائے میں بات دوسرے شخص کے ذہن نشین کروایا کرتے تھے کہ انسان اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا تھا ایک اور موقعہ پر حضرت میاں صاحب رضی اپنے نہایت ہی سادہ اور پر وقار انداز میں مجھ سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے۔

"آخر امتحان میں کسی ایک نے تو اول
آنا ہی ہے تو وہ "ایک" آپ کیوں
نہیں ہوتے؟"

آپ خود بھی چھوٹی چھوٹی باتوں میں حد سے زیادہ محتاط تھے اور یہی بات آپ رضی دوسرے لوگوں میں بھی پیدا کرنا چاہتے تھے آپ کی ان باتوں کا اثر یہ ہوتا تھا کہ دل میں مقابلہ اور مسابقت کی روح پیدا ہو جایا کرتی تھی۔ حضرت میاں صاحب رضی لوگوں کی تکالیف اور ان کے آرام اور ان کی تسلی کی خاطر اپنے آرام اور اپنی تکلیف کو یکسر بھول جایا کرتے تھے ہر وقت دوسرے لوگوں کی دل داری کرنے میں کوشاں رہتے ایک دفعہ میں حضرت میاں صاحب رضی سے ملاقات کی غرض سے آپ رضی کے مکان پر حاضر ہوا۔ بالعموم میں مغرب سے ذرا پہلے آپ کے پاس جایا کرتا تھا اس دن عصر کی نماز کے بعد چلا گیا پہرے دار نے اطلاع بھجوائی — میں ابھی گیٹ سے برآمدے کی جانب ہی جا رہا تھا کہ کمرہ کا دروازہ کھلا اور حضرت میاں صاحب ننگے پاؤں ہی گھبراہٹ کے انداز میں باہر برآمدے میں تشریف لائے اور آتے ہی فرمانے لگے:۔

"کیوں خیر تو ہے؟"

میں نے عرض کی جی! ہر طرح خیریت ہے میں تو صرف دعا کی غرض سے حاضر ہوا تھا۔ فرمانے لگے:۔

"آپ کے اس طرح اچانک آنے سے
تو میں گھبرا گیا تھا کہ خدانخواستہ
کوئی حادثہ ہی نہ ہو گیا ہو"

مجھے اپنے فعل پر شرمندگی بھی ہوئی اور اپنی غلطی کا احساس بھی کہ خواہ مخواہ میاں صاحب رضی کو پریشان کیا۔ اس کے بعد آپ مجھے اندر کمرہ میں لے گئے اور وہیں گھر کے حالات دریافت فرماتے رہے

معلوم ہوتا ہے حضرت میاں صاحب رضی کو اپنی وفات کا علم بہت عرصہ قبل ہو چکا تھا آپ رضی کے لاہور تشریف لے جانے سے قبل میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ چہرہ پر ایک عجیب سی گھبراہٹ اور بے چینی کے آثار ظاہر ہوئے اور فرمانے لگے:۔

"میاں اب ہماری طبیعتوں کا کیا
پوچھتے ہو۔ کبھی ٹھیک ہوتی ہے اور
کبھی خراب"

آپ رضی کی زندگی میں ایک لمحہ کے لئے بھی یہ تو خیال ذہن میں نہ آتا تھا کہ آپ اس قدر جلد ہم سے رخصت ہو جائیں گے

حضرت میاں صاحب کی ایک اور خصوصیت یہ تھی کہ ملاقات سے کبھی انکار نہ کرتے تھے خواہ آپ بیماری کی حالت میں ہی کیوں نہ ہوں ملنے والا جتنی دیر چاہے آپ کے پاس بیٹھا رہے آپ نے کبھی ناراضگی کا اظہار نہیں کیا کتنی ہی کوفت کیوں نہ محسوس ہو رہی ہو آپ ہمہ تن اس کی باتیں اور شکوے اور شکایت سنتے رہتے تھے ملنے والا اگر خود ہی جانے کی اجازت طلب کرے تو کرے ورنہ آپ رضی نے کبھی اس پر اس بات کا اظہار نہ ہونے دیا تھا ہر خاص و عام سے یکساں سلوک روا رکھتے تھے ہر چھوٹے بڑے کی دل داری اور دل جوئی اس رنگ میں فرماتے کہ وہ یہی سمجھتا تھا کہ حضرت میاں صاحب رضی کو بس مجھ ہی سے سب سے زیادہ تعلق ہے۔

نوجوانوں کی تربیت اور ان کے آئندہ مستقبل کے بارہ میں ہر وقت فکر میں رہتے میرے پھوپھی زاد بھائی مکرم رشید احمد صاحب (جنہوں نے ایم اے پاس کر لیا ہوا تھا) اپنی تعلیم مکمل کر لینے کے بعد قریباً ایک سال تک عملی طور پر فارغ رہے حضرت میاں صاحب رضی کے دریافت فرمانے پر میں نے انہیں بتایا کہ آج کل وہ کوئی ملازمت وغیرہ نہیں کرتے تو میاں صاحب رضی کسی قدر ناراضگی کے انداز میں فرمانے لگے (اس ناراضگی میں بھی درد و کرب کی ایک جھلک نمایاں تھی):۔

"مجھے سمجھ نہیں آتی کہ آج کل کے
نوجوانوں کو کیا ہو گیا ہے یوں معلوم
ہوتا ہے جیسے وہ اندھیرے میں ہاتھ
پاؤں مار رہے ہیں"

حضرت میاں صاحب رضی میں عاجزی و انکساری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ میں ایک دفعہ آپ کے پاس چارپائی پر بیٹھا ہوا تھا آپ لیٹے ہوئے آرام فرما رہے تھے میں نے کارِ ثواب کی خاطر آپ کو دبانا شروع کر دیا آپ رضی نے فوراً مجھے دبانے سے منع کر دیا اور فرمانے لگے

"ایسا نہ کرو"

اور پھر اپنے قریب کرتے ہوئے میرے سر پر شفقت بھرا ہاتھ پھیرا اور فرمانے لگے "میں تھکا ہوا نہیں"

مجھے مجبوراً آپ کی بات ماننا پڑی۔ حضرت میاں صاحب رضی نے جس شفقت کا سلوک مجھ سے فرمایا اس کا اثر تازندگی رہے گا ابا جان مرحوم رضی کی وفات کا غم اس انداز سے غلط کیا کہ مجھے اس کا احساس تک بھی نہ ہونے دیا آپ ہمیشہ یہ نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ "اپنے ابا سے بڑھ کر اسلام اور احمدیت کی خدمت کرنا ترقی اسی کا نام ہے" آپ کی یہ باتیں میرے دل پر اب تک نقش ہیں اور انشاء اللہ تازندگی نہ بھولیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کی بتائی ہوئی نصائح پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

حضرت میاں صاحب رضی کا وجود ہمارے لئے ہزاروں برکات کا موجب تھا اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔

لجنات متوجہ ہوں

اجتماع قریب آرہا ہے۔ لجنہ اماء اللہ کا مالی سال ۳۰ ستمبر کو ختم ہو رہا ہے۔ تمام لجنات کو چاہیئے۔

۱۔ اپنے حسابات کا جائزہ لیں اور بجٹ کے مطابق ۳۰ ستمبر سے قبل اپنے بقایا جات وصول کر کے بھجوا دیں۔

۲۔ اپنی سالانہ رپورٹ اور سالانہ حسابات اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں بھجوا دیں۔

۳۔ تشوری کے لئے ابھی تک تجاویز موصول نہیں ہوئیں رجسٹر تیار کرنا ہے۔ جلد از جلد غور کر کے تجاویز بھجوائیں۔

۴۔ اجتماع میں شمولیت کرنے والی نمائندگان کے نام دس اکتوبر تک بھجوا دیں۔

۵۔ اجتماع کا چندہ بہت کم لجنات کی طرف سے موصول ہوا ہے ۸ آنہ فی ممبر سالانہ کے حساب سے تمام لجنات یہ چندہ جلد از جلد جمع کرا دیں۔

۶۔ اجتماع کے پروگرام کو بہتر بنانے کے متعلق یا انتظامات کے متعلق کوئی تجویز ہو تو اس سے بھی مطلع فرمائیں

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان برائے انتخاب ضلعی و علاقائی سیکرٹریان

علاقائی اور ضلعوار امراء کے علاوہ دوسرے شعبہ جات کے سیکرٹری بھی مقرر کئے جا سکتے ہیں۔ مگر اس وقت صرف ایک دو علاقوں میں ایسے سیکرٹری مقرر ہیں۔ بعض مزید امراء اضلاع کی طرف سے اس ضرورت کا اظہار کیا گیا ہے نظارت ہذا کی رائے میں تمام ضلعوار نظاموں کے ساتھ دوسرے شعبہ جات کے سیکرٹری بھی مقرر ہونے چاہئیں۔ لہذا یہ ہدایت دی جاتی ہے کہ جملہ علاقائی اور ضلعوار امراء اپنے اپنے علاقوں اور اضلاع کے لئے ضلعوار سیکرٹریان بھی مقرر کر دیں۔ سیکرٹریان شعبہ جات برائے ضلعوار نظام کا یہ تقرر بذریعہ انتخاب ہوگا اور یہ انتخاب مقامی امراء اور پریذیڈنٹوں میں سے ہوگا اور علاقائی سیکرٹریوں کا انتخاب ضلعوار سیکرٹریوں میں سے۔ جس علاقہ کے تمام اضلاع میں ضلعوار نظام قائم نہ ہوں وہاں مقامی پریذیڈنٹوں اور امراء میں سے یہ انتخاب ہوگا۔ متعلقہ امراء علاقہ جات و ضلعوار توجہ فرما دیں

(ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ چوہدری غلام حسین صاحب اوورسیئر میو ہسپتال لاہور میں لغرض علاج داخل ہیں۔ وہاں ان کا پیٹ کا اپریشن ہوا ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ اس اپریشن سے ٹانگ کے ٹھیک ہونے میں مدد ملے گی۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ صحابہ کرام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام درویشان قادیان اور احباب کرام کی خدمت میں دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ بھائی کو خدا تعالیٰ صحت کاملہ عنایت فرمائے۔ (خاکسار غلام حیدر تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

۲۔ میرے لڑکے عزیز عطاء الرحمٰن نے تھرڈ ایئر ایف ایس سی ہسبنڈری لاہور میں کمپارٹمنٹ کا امتحان دیا ہے۔ عزیز کی نمایاں کامیابی کے لئے بزرگان سلسلہ درویشان قادیان سے اور دیگر احباب سے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ (عبدالحلیم اسسٹنٹ اکونٹنٹ دفتر خزانہ جھنگ صدر)

۳۔ میرے مرحوم بھائی ملک عبدالرحمٰن صاحب کے پوتے نعیم احمد ابن حمید اللہ کو ایک حادثہ میں سخت چوٹیں آئی ہیں۔ میں سب بھائی بہنوں کی خدمت میں اس بچہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا کرتا ہوں۔

(محمد شفیع نوشہروی، دار الرحمت وسطی ربوہ)

اطفال الاحمدیہ کیلئے وظائف

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے ہر سال سالانہ اجتماع کے موقعہ پر اطفال الاحمدیہ کا دینی اور تاریخی معلومات کا امتحان منعقد ہوتا ہے۔ اس امتحان میں اوّل اور دوم آنے والے اطفال کو ایک سال کے لئے سکول کی پوری اور نصف فیس بطور وظیفہ انعام میں دی جاتی ہے۔ امسال اس کے لئے مندرجہ ذیل نصاب اور شرائط مقرر ہیں۔

۱۔ عمر نو سال تا چودہ سال

نصاب کتب: ۲۔ (۱) ہمارا رسول (۲) سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۳۔ ہماری تعلیم (یہ کتاب اصلاح و ارشاد سے مفت حاصل کی جا سکتی ہے۔

معلومات:۔ ۳۔ احمدیت سے متعلق عقائد و مسائل اور تاریخی معلومات

۴۔ پاکستان سے متعلق تاریخی اور جغرافیائی معلومات

۵۔ تبلیغ بیرون پاکستان و جماعتی ادارہ جات کے متعلق معلومات

اس امتحان میں شمولیت کے لئے بچوں کو ابھی سے تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلانات

۱۔ گذشتہ مہینوں میں مجالس خدام الاحمدیہ نے رپورٹیں بھجوانے میں کافی مستعدی کا ثبوت دیا تھا مگر اب پھر کچھ عرصہ سے یہ رفتار سست ہو رہی ہے۔ کارگذاری کی رپورٹ ہر مجلس کی طرف سے آنی نہایت ضروری ہے۔ جملہ قائدین کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ کرم اس ضروری امر کی طرف توجہ فرمائیں۔ اور ایسا انتظام کریں کہ رپورٹیں بروقت مرکز میں بھجوائی جاتی رہیں۔

۲۔ قواعد کے مطابق امسال جملہ مجالس میں قائدین کے انتخابات ہونے ضروری ہیں۔ جس کے لئے مرکز کی طرف سے تمام مجالس کو فارم بھجوایا جا چکا ہے۔ یہ انتخاب ۱۵ ستمبر سے یکم اکتوبر ۶۳ء تک مکمل ہونا چاہیئے۔ جملہ قائدین سے درخواست ہے کہ وہ مقررہ عرصہ کے اندر اندر انتخابات کی رپورٹ مرکز میں بھجوا دیں تا نیا سال شروع ہونے سے قبل منظوری کی اطلاع بھجوائی جا سکے۔ نئے منتخب شدہ قائدین یکم نومبر سے اپنا کام شروع کرینگے زعما کا انتخاب قائدین اپنی نگرانی میں خود کرائیں گے۔

۳۔ ہمارا سالانہ اجتماع بالکل قریب آگیا ہے۔ اس سلسلہ میں ضروری امور بطور ضمیمہ خالد ماہ اگست ۶۳ء جملہ مجالس کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ ان میں سے جن امور کے بارہ میں مقررہ تاریخوں میں اطلاع بھجوانے کے لئے کہا گیا ہے۔ ان کی متعلق اطلاع مقررہ وقت کے اندر اندر مرکز میں پہنچ جانی ضروری ہے۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین مجالس متوجہ ہوں

اطفال کا دوسرا امتحان ہلال الاطفال ۲۹ ستمبر کو ہو رہا ہے۔ پرچہ جات سب قائدین کو بھجوائے جائینگے۔ ہر قائد کا فرض ہے کہ وہ اپنی جگہ کے اطفال کو اس امتحان میں شامل کروائے۔ اگر کسی طفل نے اب تک پہلا امتحان "ستارہ الاطفال" پاس نہیں کیا تو اسکے لئے "ستارہ الاطفال" کے پرچے بھی بھجوائے جائیں گے ——— پوری کوشش فرمائیں کہ آپ کے ہاں کوئی احمدی بچہ (۷ سے ۱۵ سال تک کا) ایسا نہ رہ جائے۔ جو ان امتحانات میں شامل نہ ہو رہا ہو (مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میاں محمد مراد انصاری ساکن گھوڑ بوالہ ۵۳ء میں سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ مخلص احمدی تھے تبلیغ کے کام میں ہر وقت مشغول رہتے تھے۔ وہ مرض دائم المریض تھے مورخہ ۲/۹/۶۳ بعد جمعہ بارہ ساڑھے آٹھ بجے فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے دو لڑکے اور ایک لڑکی اور ایک بیوی پیچھے چھوڑی ہے۔ لڑکی شادی شدہ ہے۔ احباب جماعت دعائے مغفرت فرمائیں نیز یہ کہ اللہ تعالےٰ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (حکیم مہر دین معلم حلقہ چک منگلا چک ۱۲۸ ضلع سرگودھا)

۱۸۱

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

بلند پایہ تصنیف

چالیس جواہر پارے

کا تازہ ایڈیشن

طبع ہو گیا ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی چالیس حدیثوں کا مجموعہ۔ توحید۔ عقاید۔ ایمانیات۔ تربیت اصلاح اخلاق اور دیگر مضامین پر مشتمل ہے

ضخامت ۱۶۰ صفحات ہدیہ ایک روپیہ صرف عام کاغذ ۱۲/

مکتبہ لسیرنا القرآن ربوہ ضلع جھنگ

قرآن کریم مترجم شائع ہو گیا ہے

ترجمہ از حضرت سید محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ

احباب کرام یہ سُن کر خوش ہوں گے کہ ایک لمبے انتظار کے بعد قرآن کریم مترجم طبع ہو گیا ہے۔

سائز کلاں حجم ۸۶۰ صفحات۔ کاغذ سفید ہدیہ دس روپے عام کاغذ ہدیہ ۸ روپے بذریعہ ڈاک منگوانے کے لئے ۱/۴ حصہ قیمت پیشگی آنا ضروری ہے

مکتبہ لسیرنا القرآن۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ

اجاب کی خدمت میں ضروری اعلان

قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے چالیس قیمتی مضامین کا مجموعہ

تربیتی مضامین

جسے آپ ہی کے ارشاد گرامی کی تعمیل میں جمع کر کے شائع کیا گیا تھا۔ کی افادیت کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس کتاب کو اعلیٰ کاغذ پر نہایت عمدہ شائع کیا جائے جو جماعتیں اور احباب کتاب کا ہدیہ پیشگی بھجوا کر اعانت فرمائیں گے انھیں ۲/۷۵ روپے کی بجائے مندرجہ ذیل حساب سے کتاب مہیا کی جائے گی

یک صد یا اس سے زائد ہدیہ فی کتاب ایک روپیہ ۷۵ پیسے

۲۵ یا اس سے زائد ہدیہ فی کتاب دو روپے

۱ یا اس سے زائد ہدیہ فی کتاب دو روپے ۲۵ پیسے۔

ہمارے مؤقر روزنامہ الفضل نے لکھا ہے کہ "یہ کتاب ہر بچے اور جوان کے پاس ہونی چاہیئے بلکہ چاہیئے کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دیگر مطبوعہ اور غیر مطبوعہ رشحات قلم بھی سلسلہ وار طبع ہو کر جماعت کے ہاتھوں میں آجائیں" انشاء اللہ العزیز میاں صاحب کے تمام مضامین سلسلہ وار شائع کئے جائیں گے امید ہے کہ تمام احباب تعاون فرمادیں گے اس سلسلہ میں افراد صاحبان و احباب سے درخواست ہے کہ اپنا مفید مشورہ ضرور بھجوائیں تا حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کی تحریرات کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جاسکے۔ تربیتی مضامین کا سابقہ ایڈیشن ڈیڑھ ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا تھا اب اس میں سے صرف پچاس ساٹھ نسخے موجود ہیں جو احباب یہ کتاب لینا چاہیں ان سے صرف ایک روپیہ ۷۵ پیسے ہدیہ وصول کیا جائے گا۔

خاکسار فضل الرحمٰن نعیم۔ اتالیق منزل۔ احمد نگر۔ ربوہ

امانت تحریک جدید میں ادائیگی اور وصولی کا انتظام

احباب جماعت یہ سن کر خوش ہوں گے کہ امانت تحریک جدید میں ۱۳ رجولائی ۱۹۶۳ء سے رقوم کی ادائیگی اور وصولی کا انتظام ہو گیا ہے اس لئے احباب اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش فرمائیں۔

حضور اقدس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے امانت تحریک میں اپنی رقوم جمع کرانے کے لئے بہت زور دیا ہے امید ہے کہ جماعت کے دوست اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر حضور کی منشاء مبارک کو پورا کرنے والے ہوں گے اور ان کی دعاؤں کے بھی مستحق ہوں گے۔

(افسر امانت تحریک جدید)

ضروری اعلان

رسید بک نمبر ۱۲۵۷۸ جو کہ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کو جاری کی گئی تھی اس رسید بک کی رسید نمبر ۱ تا نمبر ۳۰ رسیدات قطع شدہ ہیں مذکورہ رسید بک کہیں گم ہو گئی ہے اس لئے جماعت ہائے احمدیہ اضلاع پاکستان کے لئے عموماً اور جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کے لئے خصوصاً اطلاعاً تحریر ہے کہ مذکورہ بالا گمشدہ رسید بک پر کسی کو چندہ نہ ادا کریں۔ اور اگر یہ رسید بک کسی دوست کو مل جائے تو بلا توقف نظارت ہذا کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(ناظر بیت المال)

ضروری اطلاع

"الفرقان" کا درویشان قادیان نمبر مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۶۳ء کو شائع ہو رہا ہے۔

احباب مطلع رہیں

(مینیجر رسالہ الفرقان ربوہ)

ہر انسان کے لئے!

ایک ضروری پیغام

کارڈ آنے پر

عبد اللہ الہ دین۔ سکندر آباد دکن

ضرورت ہے

سند یافتہ۔ تجربہ کار۔ محنتی۔ دیانت دار۔ ڈسپنسر پشتو جاننے والے پیٹنٹ ادویات کا علم رکھنے والے کی ضرورت ہے خواہش مند حضرات معرفت مقامی امیر رجوع کریں۔

نیز ڈاکٹر صاحبان بھی رجوع کریں دکان ۱۶ سال پرانی مشہور و معروف ہے!

سلیم برادرز کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ نوشہرہ چھاؤنی

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۔ ۱۷ ستمبر پنڈت نہرو نے کہا ہے کہ بھارت کی مسلسل یہ کوشش رہی ہے کہ پاکستان سے ہمارے اختلافات رفع ہو جائیں لیکن صورت حال روز بروز ابتر اور نازک ہوتی جا رہی ہے پاکستان محض اس لئے چین سے گٹھ جوڑ کر رہا ہے کہ بھارت پر حملہ کر سکے پنڈت نہرو نے کہا پاکستان اور چین کے درمیان اس کے سوا کوئی مشترک مقصد موجود نہیں کہ دونوں بھارت کے خلاف نفرت و حقارت پھیلانے کے متمنی ہیں پاکستان اس وقت بھی ان معاہدوں کا رکن ہے جو خاص طور پر چین کے خلاف مرتب کئے گئے تھے پھر بھی چین اور پاکستان کی طرف سے اس قسم کے بیانات دیئے جا رہے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے درمیان گاڑھی چھنتی ہے اور دونوں ملک ایک دوسرے کے قریب تر آتے جا رہے ہیں بھارت نے پاکستان سے مصالحت کرنے کی لاکھ کوششیں کیں اب بھی بھارت کی دلی خواہش یہی ہے کہ اس ہمسائے سے ہمارے اچھے تعلقات قائم ہو جائیں لیکن پاکستان میں اس کے لئے مناسب فضا موجود نہیں ۔ لہذا میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ اس میں بھارت کا کوئی قصور نہیں پنڈت نہرو نے کہا ہم چین سے بات چیت کا دروازہ کھلا رکھتے ہیں لیکن چونکہ چین کا طرز عمل جارحانہ ہے لہذا ہمیں دفاعی تیاریوں میں مصروف رہنا پڑے گا بھارتی وزیر اعظم نے کہا کسی دھڑے میں شامل نہ ہونے کی پالیسی بڑی مناسب ہے اگر اس پالیسی کو ترک کر دیا گیا تو بھارت کی سالمیت اور اس کے اتحاد کو سخت دھچکا لگے گا!

• ۔ لاہور ۱۷ ستمبر پاکستان کے وزیر صحت و معاشرتی بہبود مسٹر فضل القادر چوہدری نے کل یہاں کہا کہ مشرقی پاکستان کی سرحد پر بھارتی فوجوں کا اجتماع پاکستان کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے اور تمام محب وطن پاکستانیوں کو بیرونی خطرات کا مقابلہ کرنے کے لئے متحد ہو جانا چاہیئے

انھوں نے کل ڈھاکہ سے راولپنڈی جاتے ہوئے لاہور کے ہوائی اڈے پر مختصر قیام کے دوران اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اپنے اندر قومی اتحاد اور ایثار کا جذبہ پیدا کرنا چاہیئے کیونکہ وزارتیں عارضی ہیں لیکن پاکستان ہمیشہ قائم رہے گا مسٹر فضل القادر چودھری نے کہا ہمیں اصول اختلافات رکھنے کا پورا حق ہے لیکن ہمیں بیرونی جارحانہ حملوں کا مقابلہ کرنے کے متحد ہو جانا چاہیئے خدا کے فضل و کرم سے پاکستان کا پرچم جو امن و خوشحالی اور اسلامی نظریات کا نشان ہے ہمیشہ لہراتا رہے گا اور پاکستان کے دشمنوں کو ہمیشہ ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑے گا!

o ۔ ڈھاکہ ۱۷ ستمبر ۔ سٹیٹ بنک کے گورنر مسٹر شجاعت علی حسنی نے کہا ہے کہ دوسرے پنج سالہ منصوبے میں قومی آمدنی کی جو سطح مقرر کی گئی ہے اسے حاصل کرنے کے لئے زبردست سرگرمی دکھانے کی ضرورت ہے مسٹر حسنی کل صبح سٹیٹ بنک آف پاکستان کے حصہ داروں کے پندرہویں عام سالانہ اجلاس سے خطاب کر رہے تھے گورنر نے سنٹرل بورڈ آف ڈائریکٹرز کی ۶۳-۱۹۶۲ء کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا اگرچہ قومی معیشت بدستور ترقی کر رہی لیکن ۶۳-۱۹۶۲ء میں صرف ایک اشاریہ ایک کا اضافہ ہوا حالانکہ دوسرے پنجسالہ منصوبے کے پہلے دو برسوں میں مجموعی طور پر پانچ فیصد اضافہ ہوا تھا مسٹر حسنی نے کہا دوسرے پنجسالہ منصوبے میں قومی آمدنی کی حد چوبیس فی صد مقرر ہے اور اگر اس حد تک پہنچنا مقصود ہے تو ہمیں ہر حالت میں آئندہ دو برسوں میں قومی آمدنی میں بارہ فی صد اضافہ کرنا پڑے گا ۔

• ۔ نئی دہلی ۱۷ ستمبر ۔ مسٹر چاون وزیر دفاع بھارت نے کل لوک سبھا کو بتایا کہ بھارت نے روس کے ساتھ جو معاہدہ کیا تھا اس کے مطابق روس بھارتی فوج کے لئے خاص قسم کا اسلحہ دے گا مسٹر چاون نے اس اسلحہ کی تفصیل بتانے سے انکار کر دیا آپ نے یہ بتانے سے بھی انکار کر دیا کہ روس کی مدد سے اسلحہ ساز کارخانہ قائم کیا جائے گا آپ نے کہا امریکہ نے بھارت کو چھوٹے اسلحہ کا کارخانہ دینے کی پیشکش کی ہے!

• ۔ راولپنڈی ۱۷ ستمبر ۔ مشرقی پاکستان کے گورنر مسٹر عبد المنعم خان نے کل یہاں کہا کہ پریس و مطبوعات کے ترمیمی آرڈی ننس کا نفاذ ایک ماہ کے لئے معطل کرنے کے لئے کسی تحریری حکم کی ضرورت نہیں انھوں نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ صدر ایوب کی ہدایت کے مطابق آرڈی ننس کا نفاذ ایک ماہ کے لئے معطل کر دیا گیا ہے یاد رہے کہ صدر ایوب نے اخبارات کے ایڈیٹروں کے ایک وفد سے وعدہ کیا تھا کہ میں گورنروں کی سفارش کروں گا کہ آرڈی ننس پر عمل درآمد ایک ماہ کے لئے معطل کر دیا جائے

o ۔ جکارتہ ۱۷ ستمبر ۔ ہزاروں انڈونیشی مظاہرین نے جکارتہ میں برطانیہ اور ملایا کے سفارتخانوں اور میدان میں برطانیہ کے قونصل خانے پر حملہ کر کے سنگ باری کی جس میں کھڑکیوں اور دروازوں کے شیشے ٹوٹ گئے اور متعدد افراد زخمی ہوئے مظاہرین نے کئی ایک کاروں اور دوسرے ساز و سامان کو جلا کر خاکستر کر دیا جکارتہ سے یونائیٹڈ پریس آف امریکہ نے اطلاع دی ہے کہ مظاہرین نے برطانوی سفارت خانہ کے جھنڈے کی دھجیاں اڑا دی ہیں انھوں نے سنگ باری سے سفارت خانہ کی چار منزلہ عمارت کے شیشے توڑ دیئے دیواروں پر ملائیشیا اور برطانیہ کے خلاف نعرے لکھ دیئے اور کئی کاروں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے انھوں نے برطانوی سفیر کی کار دھکیل کر شارع عام تک پہنچا دی اس کے بعد اسے نذر آتش کر دیا سفارتخانہ کے افسروں نے اندازہ لگایا ہے کہ مظاہرین کی تعداد چھ ہزار اور آٹھ ہزار کے درمیان تھی ۔ پولیس نے مظاہرین کو جو ملائیشیا ۔ ملایا اور برطانیہ کے خلاف فلک شگاف نعرے لگا رہے تھے ۔

• ۔ سیگاؤں ۱۷ ستمبر ۔ کل دوپہر ویت نام میں مارشل لاء ختم کر دیا گیا مارشل لاء اکیس اگست کو نافذ کیا گیا تھا اور اس کے بعد بودھوں کے پگوڈوں پر حملے کئے گئے تھے صدارتی حکم کے تحت اخبارات پر سنسرشپ بھی ختم کر دی گئی ہے

• الجزیرہ ۱۷ ستمبر ۔ الجزائر کے وزیر اعظم محمد بن بالا اتوار سے ملک کے صدر بن گئے ہیں اسے ڈکٹیٹر کے سے اختیارات حاصل ہونگے یاد رہے کہ پچھلے دنوں الجزائر کے آئین کے بارے میں جو رائے شماری ہوئی تھی اس کے بعد الجزائر عوامی سوشلسٹ جمہوریہ بن گیا ہے اور رائے دہندگان کی اکثریت نے انہیں ملک کا منتخب کیا ہے باسٹھ لاکھ ووٹروں سے پچاس لاکھ ووٹروں نے مسٹر محمد بن بالا کو الجزائر کا بابائے انقلاب قرار دیا ہے ۔

• عمان ۱۷ ستمبر حکومت اردن نے اعلان کیا ہے کہ جب تک پورے فلسطین کو آزاد نہ کرا لیا جاتا عرب اتحاد ادھورا رہے گا ۔ اردنی کابینہ کے اجلاس میں کہا گیا ہے کہ عربوں نے فلسطین کے بارے میں جو پالیسی اختیار کی ہے وہ غلط ہے اسرائیل کا خطرہ بڑھتا جا رہا ہے اور اس خطرہ کے سدباب کے لئے تمام عرب ممالک کا اتحاد ناگزیر ہے اجلاس میں کہا گیا ہے کہ جب تک پورے فلسطین کو واپس نہیں لے لیا جاتا عرب اتحاد ادھورا رہے گا ۔

• کلکتہ ۔ ہریش چیٹرجی سٹریٹ میں ایک دو منزلہ مکان گرنے سے چھ افراد ہلاک ہو گئے ۔ ہلاک شدگان میں ایک خاتون اور پانچ بچے شامل ہیں دوسرے خاندان کے دس افراد جو پہلی منزل میں رہتے تھے شدید مجروح ہوئے ۔ ان میں سے ایک کی حالت تشویشناک ہے ۔ ایک اور خاندان جو اسی مکان میں مقیم تھا آتش پذیر تھا معجزانہ طور پر بچ گیا ۔

• نئی دہلی ۱۷ ستمبر ۔ روس اور کمیونسٹ بلاک کے دیگر رکن ممالک نے پیکنگ کو متنبہ کیا ہے کہ اگر چین نے بھارت پر کوئی مزید حملہ کیا تو اس کی مذمت کی جائے گی ۔

نئی دہلی میں روسی حلقوں نے اعلان کیا ہے کہ روسی وزیر اعظم مسٹر خروشچیف نے بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو چینی حملے کے بارے میں روسی موقف بتایا دیا ہے ۔ اگر روس نے بھارت پر چینی حملے کی مذمت کی تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس نے اپنی پالیسی سے روگردانی کی ہے ۔ اب تک کریملن نے اس مسئلہ پر کوئی یقینی موقف اختیار کرنے سے گریز کیا تھا ۔

• ڈھاکہ ۔ باخبر ذرائع کے مطابق گذشتہ دس ماہ کے دوران میں مغربی بنگال آسام اور تریپورہ کے علاقوں سے بھارتی حکومت پچاس ہزار سے زائد مسلمانوں کو مشرقی پاکستان میں دھکیل چکی ہے یہ مسلمان برسوں سے ان علاقوں میں آباد تھے ۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ ان مسلمانوں نے بھارتی علاقوں میں اپنا جو سامان اور جائداد چھوڑی ہے اس کی مالیت کم و بیش پانچ کروڑ روپے ہے ۔ حکومت مشرقی پاکستان کے احتجاجوں کے باوجود نام نہاد لادینی مملکت بھارت سے مسلمانوں کے انخلاء کا سلسلہ بدستور جاری ہے

محترمہ صفورہ بیگم صاحبہ کی افسوسناک وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون ہ

بہت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ محترمہ صفورہ بیگم صاحبہ بیگم محترم سی ۔ ایس خان صاحب سابق چیف کمرشل مینیجر پاکستان ویسٹرن ریلوے مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۶۳ء بروز دو شنبہ چھ بجے صبح لاہور میں وفات پا گئیں ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ہ

مرحومہ نیک خدا ترس ، فیاض اور بہت با اخلاق خاتون تھیں انہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بہت عقیدت تھی نیز بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام سے خاص دلچسپی رکھتی تھیں ۔ چنانچہ تحریک جدید کے پہلے پانچ ہزاری وفد میں بصد شوق حصہ لیا اور باقاعدگی سے چندہ ادا کرتی رہیں ۔ غرباء کی امداد اور ان کیساتھ حسن سلوک آپ کا خاص وصف تھا ۔

ادارۃ الفضل محترم سی ۔ ایس ۔ خان صاحب ان کے صاحبزادگان اور دیگر متعلقین سے اس صدمہ میں دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے ۔ اور ان کا حافظ و ناصر ہو ۔ آمین

ٹیوشن کی ضرورت

ایک ایسے استاد کی ضرورت ہے جو آٹھویں جماعت کے طالب علم کو حساب ۔ انگلش اردو اور سائنس وغیرہ تمام مضامین پڑھا سکے وقت روزانہ تین گھنٹے صبح کے وقت دینا ہوگا ۔ معاوضہ معقول دیا جائے گا ۔

منیجر الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴